الیکٹرانک میڈیا اور فقہ:

ٹیلی وژن ایک شرعی جائزہ

از: جناب شمیم احمد

متھلا یونیورسٹی دربھنگہ (انڈیا)

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱۔	ابتدائیہ	۲۔	دور حاضر اور ٹی وی
۳۔	ٹی وی ایک حیرت انگیز ایجاد	۴۔	ٹی وی کا تصویری پہلو
(الف)	ٹی وی برائے تفریح	(ب)	ٹی وی برائے ذرائع ابلاغ
(ج)۔	ٹی وی برائے تعلیم وتربیت	(د)	ٹی وی برائے تجارت
۵۔	ٹی وی کا صوتی پہلو	۶۔	ٹی وی پرا گراموں کے مقاصد

۷۔ٹی وی پروگراموں کے اثرات ونتائج۔

ابتدائیہ:۔

بیسویں صدی کے اوائل سے سائنسی انقلابی ایجادات نے تہلکہ مچا رکھا ہے لیکن دور جدید میں یہ اپنے عروج پر پہنچ رہا ہے ان ایجادات نے زندگی کے تمام شعبوں کو نہ صرف متاثر کیا ہے بلکہ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے، کا مصداق بن گیا ہے۔مہلک ایٹمی ہتھیاروں سے لے کر روزمرہ زندگی میں کام آنے والی جدید اشیاء معیار زندگی کا جز بن گئی ہے۔ ریڈیو، ٹی وی، فریج، ائیر کنڈیشنز، ائیر کولر، وی سی آر، ٹیپ ریکارڈر، فوٹو کیمرہ، کپڑے دھونے کی مشین، کمرہ صاف کرنے کی مشین، کیلکولیٹر، جنریٹر، کھانا پکانے کی گیس، ٹیلیفون، الیکٹرانکس کی دیگر اشیاء کے علاوہ متعدد دیگر جدید سامان تعیش نے معاشرے میں ہیجان برپا کر دیا ہے۔نہایت سرعت سے عام لوگ ان کے حصول کی خاطر کوشاں نظر آتے ہیں۔

بلا لحاظ مذہب وملت ان اشیاء کا حصول عوام الناس کا مقصد حیات بنتا نظر آرہا ہے۔ مادے پر محنت کرنے کے بعد جب مادے میں پوشیدہ خصوصیات کا ظہور ہونے لگا جن کو بلا سوچے سمجھے اپنا لیا گیا تو مادیت کی طاقت ور لہروں نے عالم انسانیت کا رخ خدا پرستی سے مادہ پرستی کی جانب موڑ دیا ہے نتیجتاً مسلمانوں نے بھی اس کے دام فریب میں گرفتار ہو کر خود کو نفس پرستی کے دلدل میں جھونک دیا ہے۔اور فکر آخرت سے کنارہ کش ہو کر دیگر باطل اقوام کی طرح حصول دنیا کے لئے اپنے تمام تر اوقات وقف کر دیئے ہیں۔ آج درجنوں سائنسی اشیاء میں جو ہماری زندگی کا لازمی جز بن گئیں ہیں، ٹی وی کو نمایا مقام حاصل ہے۔ دور جدید کی اس سائنسی ایجاد نے

اپنے دل کشی اورافادیت کا ایسا سکہ جمایا ہے کہ دیکھنے والوں کی نگاہیں خیرہ ہو رہی ہیں۔تفریح اور ذرائع ابلاغ کے پردے میں اس نے اپنے لاثانی حسن کا جلوہ دکھایا ہے کہ انسانی قلوب مسخر ہو کر اس غلامی کا طوق پہننے میں فخر محسوس کر رہے ہیں کوئی بندہ خدا اگر اس کی غلامی کا طوق پہننے کو تیار نہیں ہے تو اس کو پسماندہ، غیر مہذب، بے چارہ یہاں تک کہ جاہل سمجھا جارہا ہے۔ٹی وی کی سحر انگیزی کا یہ عالم ہے کہ کوئی شخص جب یہ کہتا ہے کہ بھائی،،،،، یہ اچھی چیز نہیں ہے تو اس پر اتنی خونخوار نگاہیں پڑتی ہیں کہ وہ بے چارہ راہ فرار ہی میں خیریت محسوس کرتا ہے بڑی ڈھٹائی سے سوال قائم کیا جاتا ہے کہ عمدہ اورافادیت بخش چیز غلط کیسے ہے؟ آج ٹی وی میں جتنے فوائد جمع ہیں دوسری کسی چیز میں نہیں ہیں۔لکیر کے فقیر لوگ اس کے مخالفت کرتے ہیں ان حالات کے تحت میں نے اس موضوع پر قلم اٹھانے کا فیصلہ کیا کہ اس وقت ٹی وی پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگراموں کا شرعی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جائے اور عامۃ المسلمین کو ٹی وی کی حقیقت سے روشناس کرایا جائے۔اللہ رب العزت کی عطا کی ہوئی توفیق وصلاحیت سے اس موضوع پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔میں نے کماحقہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ تمام جہت سے اس کا جائزہ لوں پھر بھی اس میں خامیاں ہوں گی۔میں ان کرم فرماؤں کا ممنوں ہوں گا جو خامیوں کی نشاندہی فرمائیں گے۔اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے اور عامۃ المسلمین کو صحیح سمجھ عطا فرمائیں اور ہر غلط اور ناجائز کاموں سے اجتناب کی توفیق بخشیں۔آمین

دورحاضراورٹی وی:۔

اس وقت عالمی پیمانے پر ٹی وی بحیثیت معیار زندگی ہی نہیں بلکہ ضرورت کے لحاظ سے بھی ایک ناگزیر شئی بنتا نظر آرہا ہے مختلف سائنسی ایجادات کے سبب اقوام عالم ایک دوسرے کے انتہائی قریب آگئے ہیں اور دنیا اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود چھوٹی اور سمٹی ہوئی نظر آتی ہے ایک حصے کی خبر دنیا کی دور دراز حصوں میں پل بھر میں نہ صرف پہنچتی ہے بلکہ بعض اہم واقعات وحادثات کے مناظر بڑی سرعت سے لوگوں تک پہنچ جاتے ہیں۔اس کا سہرہ ٹی وی کے سر جاتا ہے اس کے علاوہ ٹی وی تفریح کا بھی سب سے بڑا مقبول اور آسان ذریعہ بن گیا ہے۔ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کے میدان میں بھی اس کا وجود اپنی افادیت ثابت کرتا ہے ان تمام فوائد وخصوصیات کی بنیاد پر کیا مسلمانوں کو بھی اس وقت ٹیلی کاسٹ ہونے والے مختلف ٹی وی پروگراموں کو بے چوں وچرا اپنا لینا چاہیے؟یا اِس کے جُملہ پروگراموں اوراس سے پیدا شدہ نتائج واثرات پر غور وفکر بھی کرنی چاہئے ظاہر ہے اس سوال کا جواب اثبات میں ہوگا۔زیر نظر مقالے میں اسی پہلو کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

ٹی وی ایک حیرت انگیز ایجاد:۔

ٹی وی بلاشبہ سائنس کی ایک حیرت انگیز ایجاد ہے ٹی وی ٹیلی ویژن کا مخفف ہے ٹیلی کے معنی دُور کے ہے اور ویژن کے معنی ہے دیکھنا، اسی نسبت سے ہندی میں اس کا نام ''دوردرشن'' ہے لیکن عوام پیار سے اِسے ٹی وی کہتے ہیں۔اللہ رب العزت کی کائنات میں مختلف قسم

کی بے شمار چیزیں ہیں جن میں اللہ نے تاثیر رکھی ہے ان اشیاء و مادوں پر غور و فکر کے بعد سائنس دان ایجادات کرتے ہیں۔ٹی وی کے ایجاد سے قبل صوتی لہروں کے ذریعہ ریڈیو کی ایجاد انتہائی مقبولیت حاصل کر چکی ہے فوٹو کیمرہ سے جو تصاویر کھینچی جارہی ہیں اس کی مدد سے تصویر و آواز کو یکجا کر کے مشہور زمانہ ''سنیما'' کا وجود عمل میں آیا، لمبی مدت سے سینما برائے تفریح عامۃ الناس کے اعصاب پر سوار ہو رہا ہے اور اب بھی ہے اس کے علاوہ سنیما کا استعمال ذرائع ابلاغ کے طور پر اور برائے تعلیم و تربیت بھی ہوتا رہا ہے لیکن ٹی وی آج سنیما کی تمام تر خصوصیات اور رعنائیوں کو سموئے ہوئے مزید تفریح، افادیت، اور خوبیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوا ہے۔

اللہ کی سرزمین میں انسان ہر شئی کا استعمال کر رہا ہے شریعت میں بہت ساری چیزوں کے بارے میں جائز و ناجائز حلال و حرام کی مستقل فہرست مرتب ہے جدید اشیاء جن کی فہرست میں واضح حیثیت نہیں ہے ان کا مقام قرآن و حدیث کی روشنی میں طے کیا جاتا ہے ان کی ساخت ان کا استعمال اور استعمال سے پیدا شدہ نتائج پر فقہی اعتبار سے غور کرنے کے بعد ہی اس کی حیثیت متعین کی جاتی ہے کوئی بھی سائنسی ایجاد بذات خود جائز و ناجائز نہیں ہوتی بلکہ اس کی ساخت اور اس کے استعمال کی نوعیت اس کو جائز و ناجائز بناتی ہے عام طور پر جائز چیزوں کا ناجائز استعمال بھی غلط ہے ایسی صورت میں جدید سائنسی اشیاء کے استعمال کے فائدے اور نقصانات کا گہرائی سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے مشہور سائنس دان نوبل نے ڈائنامائٹ ایجاد کیا جس میں بڑی افادیت پوشیدہ ہے لیکن اس کا استعمال تخریب کاری اور دہشت انگیزی کے لئے کیا جانے لگا جس سے خود نوبل کو بھی انتہائی صدمہ سے دوچار ہونا پڑا اس لئے ڈائنامائٹ کا استعمال تعمیری کام کے لئے جائز اور تخریب کے لئے ناجائز ہوگا موجودہ دور میں مختلف اقسام کے بموں کی ایجاد نے تخریب کاری کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ ''اظھر من الشمس'' ہے۔اسی طرح ٹی وی کو بحیثیت سائنسی ایجاد جائز و ناجائز نہیں گردانا جاسکتا ہے بلکہ متذکرہ بالا اصولوں کی بنیاد پر اس کی حیثیت طے کرنا ہوگی یہ دیکھنا ہوگا کہ ٹی وی کے استعمال کی نوعیت کیا ہے اور اس میں کس قسم کے پروگرام ٹیلی کاسٹ ہو رہے ہیں نیز ان کے اثرات ہم پر کیسے پڑھ رہے ہیں؟ ان تمام پہلوؤں کو شریعت کے پیمانے پر پرکھنے اور تولنے کی ضرورت ہے۔ٹی وی کی ساخت کا فنی جائزہ لینے پر اس کے دو اہم پہلو سامنے آتے ہیں۔ایک تو اس کی متحرک تصاویر اور دوسری اس کی آواز، اس لئے ٹی وی کے تصویری اور صوتی دونوں پہلوؤں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

(الف) ٹی وی کا تصویری پہلو:۔

جس طرح سنیما میں پردے پر متحرک تصاویر آتی ہیں اس طرح ٹی وی کے سکرین پر بھی متحرک تصاویر و مناظر آتے ہیں انسان اس کے سحر میں گم ہو کر گرد و پیش سے بے خبر ہو جاتا ہے یہ تصاویر فنی اعتبار سے اتنی جاندار ہوتی ہیں کہ حقیقت کا گمان ہوتا ہے ٹی وی کے بیشتر پروگرام ریکارڈ کئے ہوئے ہوتے ہیں کچھ براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوتے ہیں تصاویر کی ابتداء مصوری مجسمہ سازی سے ہے جو ترقی کے منازل طے کرتا ہوا فوٹو کیمرہ اور سنیما سے گزرتا ہوا اب ویڈیو گرافی تک پہنچا ہے۔تصاویر کی حقیقت جاننے کے لئے ماضی کے ارتقائی منازل

جائزہ لینا ضروری ہے زمانہ قدیم میں مصوری و مجسمہ سازی ایک مقبول فن رہا ہے قدیم تہذیبوں میں اس کا چلن اور اس کے باقیات ملتے ہیں مجسمہ سازی کے ذریعے انسانوں، حیوانات، نباتات و جمادات کی منظر کشی کے نمونے عام طور پر دستیاب ہیں انسانوں اور حیوانوں کی مجسمہ سازی نے زمانہ قدیم میں خصوصی مقام حاصل کیا تھا شروع میں تو دلچسپی آرٹ اور فن کے نام پر اس کا بول بالا رہا لیکن بہت جلد اس فن نے انسانیت کو حیوانیت اور شہوانیت کی منتہا تک پہنچا دیا۔ اقوام قدیمہ میں اس فن نے اس وقت انتہائی خوفناک رخ اختیار کیا جب قوموں نے اپنے معبودوں اور خداؤں کو تراشنا شروع کیا خدا تراشنے کے فن نے آگے چل کر وہ ترقی حاصل کی کہ خداؤں اور دیوتاؤں کی پوری فوج تراش لی۔ بت سازی کے اس نامعقول فن نے جب اپنے اثرات ظاہر کرنا شروع کئے تو شہوانیت کا عفریت بھی جاگا اور نتیجے کے طور پر فرضی دیوں کی تراش خراش کے سلسلے کا آغاز ہوا پھر تو غضب ہو گیا دیوتاؤں اور دیویوں کے مجسموں کے نشیب و فراز کو نمایاں کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی شرمگاہوں تک کی مجسمہ سازی کی گئی حد تو یہ ہے کہ دیوی اور دیوتا کے مباشرت کے مناظر بھی تجارتی اعتبار سے ماڈلنگ میں ایک مستحکم پیشہ بن چکا ہے جس میں خوبصورت ماڈل گرلز اپنے جسموں کو مختلف اشیاء بنانے والی کمپنیوں کے حوالے کر دیتی ہے کہ ان کے جسم کے جس حصے کی تصویر جس انداز میں پسند آئے اتار لے اور جس کو اس کے ذریعے رجھانا چاہے رجھا کر اپنے مال کی تشہیر کرے معاوضے میں کمپنیاں ماڈل گرل کو اچھی رقم ادا کرتی ہے یہ پیشہ معیوب نہیں بلکہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ کتابیں، رسالے، اخبارات بھی ان تصاویر کے بغیر چھپنے کے تصور سے ہی محروم ہو چکے ہیں حد تو یہ ہے کی نام نہاد دینی وملی رسالے بھی اس لعنت میں ملوث نظر آتے ہیں مصور جس کام کو برش، رنگ اور قرطاس کے ذریعہ طویل وقفے میں کرتا آرہا تھا فوٹو گرافی کی ایجاد نے کسی کام کو چٹکی میں حل کرنے کے محاورے کو حقیقت کا جامہ پہناتے ہوئے اس کام کو صرف ایک کلک (Click) میں حل کر دیا۔ مصوری کی وہ تمام خرابیاں جو صدیوں میں بھی انتہا کو نہیں پہنچی تھیں فوٹو گرافی نے بے قلیل وقفے میں وہاں تک پہنچا دیا ان تصاویر نے فوٹو گرافی، سنیما اور سنیما ہال کے ذریعہ باقاعدہ انسانی دل و دماغ کو اس طرح اپنا فرماں بردار اور مطیع بنا لیا ہے کہ اس سے رہائی خواب نظر آتی ہے۔ احادیث میں جاندار کی تصویر سازی سے متعلق جو تنبیہ آئی ہے اس کا اطلاق مصوری اور فوٹو گرافی دونوں پر ہوگا۔ مثلاً یہ حدیث ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا'' ''جس گھر میں کتا، تصویر ہو رحمت کے فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے ہیں'' ''جاندار کی تصویر بنانے والے کو حکم ہوگا کہ اس میں جان ڈالو جو ممکن نہ ہوگا'' ان احادیث کی روشنی میں غور کیجئے کہ تصاویر کی کیا حیثیت بنتی ہے؟ چہ جائے کہ مستقل متحرک تصاویر کو گھنٹوں گھر کی زینت بنا کر احترام بخشا جائے اور تفریح کے نام پر کھلی ہوئی بے حیائی و دیگر منکرات کو رواج دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ تصاویر سے رغبت انتہائی خوفناک جسارت ہے اور کھلی ہوئی نافرمانی ہے۔

(ب) صوتی پہلو:۔

ٹی وی کا دوسرا فنی پہلو صوت یعنی آواز ہے جس کے تحت گفتگو، نغمہ وموسیقی، تقاریر، کنٹری، وغیرہ کی آوازیں آتی ہیں ریڈیو میں صرف آواز

ہوتی ہے اس لحاظ سے ریڈیو ٹی وی میں مماثلت ہے ٹی وی میں اضافی چیز تصویر ہے ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگراموں میں مرد و خواتین دونوں کی آوازیں ہوتی ہیں ریڈیو پر اناونسر کی صرف آواز ہوتی ہے جب کہ ٹی وی کے اسکرین پر اپنی آواز کے ساتھ بہ نفس نفیس موجود ہوتا ہے اناونسر میں زیادہ تر خواتین ہوتی ہیں جن کے لہجے میں لوچ اور مٹھاس کے علاوہ انداز گفتگو میں اعلیٰ درجے کا بانکپن ہوتا ہے انہی خوبیوں کی بنیاد پر ان کا انتخاب عمل میں آتا ہے ٹی وی اور سنیما میں حصہ لینے والی تمام خواتین میں یہ خصوصیات بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں۔ بلکہ ان خصوصیات کی مقدار کی بناء پر وہ ترقی کے منازل طے کرتی ہیں یہی حال مرد فنکاروں کا ہے ٹی وی میں آواز وتصویر اس طور پر یکجا ہوتے ہیں کہ ان کو ایک دوسرے سے الگ کر کے جائزہ لینا مشکل امر ہے اس لئے صوتی پہلو پر آئندہ صفحات میں بحث کی گئی ہے۔

ٹی وی پروگراموں کے مقاصد:۔

آج کل ٹی وی پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے مختلف نوعیت کے پروگراموں کا جائزہ لینے پر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے چار اہم مقاصد ہیں۔

(الف) ٹی وی برائے تفریح (ب) ٹی وی برائے ذرائع ابلاغ

(ج) ٹی وی برائے تعلیم وتربیت ومعلومات (د) ٹی وی برائے تجارت

ان چاروں مقاصد کا فرداً فرداً جائزہ لینا ضروری ہے۔

(الف) ٹی وی برائے تفریح:۔

تفریح ہر زمانے میں انسانوں کی زندگی کا اہم جز رہا ہے قدیم تہذیبوں میں بھی تفریح مختلف اور حیرت انگیز انداز میں موجود نظر آتی ہے۔ قدیم یونانی اور رومن تہذیبوں میں ایک طرف تفریح کے ذرائع گھڑ سواری، فن سپہ گری تھے تو دوسری جانب نغمہ وموسیقی رقص وسرود کی محفلیں اور شراب وشباب بھی تفریح کے وسائل تھے ساتھ ساتھ فلورا نام کا ایک کھیل بھی انتہائی مقبول تھا جس میں برہنہ خواتین کی دوڑ ہوا کرتی تھی غور سے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ آج بھی جدید ومہذب تہذیب کے نام پر وہی سب کچھ ہو رہا ہے جو قدیم جاہلیت اور نفس پرستی کا نتیجہ تھا۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات کی آڑ میں خواتین کا بے حجابانہ شمع محفل بننا ایسے لباسوں کا استعمال جس میں زیادہ سے زیادہ جسم وحسن کی دلکشی نمایاں ہو سمندر کے کنارے اور سوئمنگ پول پر برسر عام خواتین کا مردوں کے دوش بدوش (بلکہ کئی قدم آگے) انتہائی مختصر لباس میں غسل و دوڑ دھوپ، مختلف کھیلوں، فٹ بال، ٹینس، ہاکی، کبڈی، کھوکھو، تیراکی دوڑ کے نام پر خواتین کا تقریباً عریاں ہو کر حصہ لینا خواتین کی ترقی پسندی کی علامت گردانی جا رہی ہے۔

غرض کہ تفریح نفس پرستی، شہوت پرستی کا دوسرا نام ہے دنیا بھر میں رائج اسی نوعیت کی تمام خرافات وقبیحات کے مناظر اور افعال کو تفریح کے تحت آج سنیما کے فلموں میں سمیٹ لئے گئے ہیں گویا کہ دریا کو کوزہ میں بند کر لیا گیا ہے اور سنیما دنیا بھر میں بہترین اور ارزاں تفریح

کے لقب سے اپنے کرم فرماؤں کے دلوں پر حکمرانی کرتا چلا آرہا ہے سینما ہال عرصے سے عوام الناس کے لئے تفریح کا مقبول ترین سنٹر رہا ہے اور ہے لیکن ٹی وی کے آمد نے سینما ہال کی مرکزیت کو بھی ختم کر دیا ہے جو لوگ عزت وشرافت، حرام وحلال اور ذلت کے خوف سے سینما ہال تک پہنچنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے تھے ان لوگوں نے بھی سپر ڈال دیا نتیجے کے طور پر شیطان ملعون گھر کی چھت پر دونوں بازوں پھیلائے اپنی فتح کا اعلان کرتا نظر آرہا ہے۔

آیئے اب جائزہ لیں کہ تفریح کے نام پر ٹی وی میں کیا کچھ پیش کیا جارہا ہے۔

ٹی وی میں ٹیلی کاسٹ ہونے والے جملہ پروگراموں میں کم وبیش اسی فیصد پروگرام تفریحی ہوتے ہیں ان میں فلموں کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ان میں وہ فلمیں بھی شامل ہیں جو سینما ہال میں دکھائی جاتی ہیں جنھیں عرف عام میں فیچر فلمیں کہتے ہیں اور وہ فلمیں بھی دکھائی جاتی ہیں جنھیں سیریل کہا جاتا ہے یہ قسط وار ٹیلی کاسٹ ہوتی ہے ان کے علاوہ نغمہ وموسیقی اور رقص کے پروگرام ہوتے ہیں وقتاً فوقتاً کھیلوں کے پروگرام بھی براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوتے ہیں غیر ملکی رقص وموسیقی کے پروگرام بڑی پابندی سے پیش کئے جاتے ہیں۔ جہاں تک فلموں کا تعلق ہے اس کو اتنی شہرت حاصل ہے کہ اس کے تفصیلی تعارف کی حاجت نہیں اس میں بہت سے مرد وعورت کے کردار ہوتے ہیں جو معاشرے میں موجود مختلف حیثیتوں مثلاً شوہر، بیوی، بہن، ماں، باپ، خسر، بہو، ساس، دادا، داماد، نانا، چاچا، چچی نوکر چاکر وغیرہ کے کردار کو ایک کہانی کے تحت نبھاتے ہیں اور وہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جو حقیقی کردار اپنی زندگی میں کرتے برتتے ہیں ایک مرد اداکار اور ایک عورت اداکارہ شوہر وبیوی کے کردار کو نبھاتے ہوئے نہ صرف پیار ومحبت اور چھیڑ چھاڑ کو بر سر عام دکھاتے ہیں بلکہ بند کمرے میں تخلیہ کے مناظر بھی عملی طور پر کر گزرتے ہیں ان کے علاوہ نغمہ وموسیقی، حیا سوز حرکات وسکنات خواتین کا غسل، بے ہودہ ونیم عریاں رقص، مار دھاڑ دھوکہ فریب، چوری ڈکیتی، عورتوں کا اغواء، عورتوں کا مردوں کو رجھانا اور مردوں سے چپکنا وغیرہ کے مناظر فلموں کا لازمی جزو ہوتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں زن ومرد کے درمیان وضع کردہ تمام قوانین احکام خداوندی اور اسوہ نبوی ﷺ کی دھجیاں اڑائی جاتی ہے۔ جن کا نام لیوا ہم اور آپ ہیں۔ عصمت، شرافت، پاکیزگی، اخلاق، عفت پردہ اور پاک دامنی، شرم وحیا، وغیرہ جیسے الفاظ کا بر سر عام کھل کر مذاق اڑایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس سلسلے میں خداوندی احکام انتہائی واضح ہیں قرآن مقدس سب سے پہلے مرد وزن کے تعلقات کے سلسلے میں محرم ونامحرم کی قید لگاتا ہے۔ اور محرموں کی ایک مستقل فہرست جاری کرتا ہے جن کی جانب شہوت سے نگاہ ڈالنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا نہ ان سے شادی کی جاسکتی ہے۔ ان کے علاوہ تمام عورتیں نامحرم ہیں ان سے شادی کی جاسکتی ہے لیکن ان میں سے جن کی شادی ہوچکی ہے وہ حرام ہیں "والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتب اللہ علیکم واحل لکم ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محسنین غیر مسافحین " ترجمہ: اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں مگر جو کہ تمہاری مملوک ہوجائیں اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں یعنی یہ کہ تم ان کو اپنے مالوں سے چاہو اس طرح سے تم بیوی بناؤ صرف مستی ہی نکالنا نہ ہو۔ اس آیت کریمہ

کے ذریعے واضح طور پر بغیر نکاح کے نامحرموں سے منفی تعلقات کو حرام قرار دیا گیا ہے۔''ولا تقربوا الزنا انه کان فاحشه ساء سبیلا''اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو بلا شبہ یہ بڑی بے حیائی اور بری راہ ہے۔نکاح کے بغیر مرد وزن کے درمیان تعلقات کو زنا کہا گیا جو بے حیائی اور گمراہی ہے محرموں اور نامحرموں کے بارے میں مردوں اور عورتوں کو قرآن ہدایت جاری کرتا ہے۔''قل للمؤمنین یغضوامن ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک از کیٰ لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن ''ترجمہ:آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے بے شک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کی اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔۔۔مگر اپنے شوہروں پر مسلمان عورتوں کو ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکلنے کے آداب بیان کرتے ہوئے قرآن کا فرمان ہے۔''یاأیھا النبی قل لازواجک وبنٰتک ونساء المؤمنین ید نین علیھن من جلا بیبھن ذالک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین''

ترجمہ:اے نبی!اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی اوپر اپنی چادروں کی گھونگٹ ڈال لیا کریں اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ پہچانی جائیں گی اور ان کو ستایا نہ جائے گا اس آیت شریفہ میں مسلمان خواتین کے لئے پردہ کرنا ان کی شناخت اور شرافت قرار دیا گیا ہے۔اجنبی اور غیر محرم عورتوں کے حسن اور زینت کو دیکھ کر لطف اندوز ہونے کو آنکھوں کا زنا کہا گیا ہے اس کے متعلق احادیث نبوی ﷺ ملاحظہ فرمائیں:حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ سے پوچھا کہ غیر محرم عورتوں پر اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کروں؟آپ ﷺ نے فرمایا نظر پھیر لو۔حضرت بریدہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔۔۔۔اے علیؓ:ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو پہلی نظر معاف ہے مگر دوسری نظر کی اجازت نہیں۔نبی ﷺ نے فرمایا:جو شخص کسی اجنبی عورت کے محاسن پر شہوت کی نظر ڈالے گا قیامت کے روز اس کی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ان کے علاوہ احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ آنکھیں زنا کرتی ہے ان کی زنا نظر ہے ہاتھوں کی زنا دست درازی ہے،پاوں کی زنا زنا کی طرف چلنا ہے اور زبان کی زنا بے حیا گفتگو ہے۔اور دل کی زنا،زنا کی خواہش وتمنا ہے۔

مندرجہ بالا آیات واحادیث کی بنیاد پر ہر ایک مسلمان خود فیصلہ کرسکتا ہے کہ سینما ہال کے پردے پر یا ٹی وی کے اسکرین پر خوبصورت ہیروئنوں کو ایک دو نظر کیا مستقل بیٹھ کر گھنٹوں گھور گھور دیکھنا،اور لطف حاصل کرنا کس قماش کی تفریح اور کتنا فحش اور اخلاق سوز فعل ہے اس کے مرتکب ہو کر مسلمان اللہ کے غیض وغضب کو دعوت دیتے ہیں اور اپنی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالنے کی تیاری کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ فلم دیکھتے ہوئے آدمی حقیقی زنا کا ارتکاب نہیں کرتا لیکن زنا کی تمام قسموں کا مرتکب یقیناً ہوتا ہے حالانکہ ضرورتاً نامحرموں کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہیں۔مثلاً ڈاکٹر کا مریضہ کو دیکھنا،شادی کی غرض سے منسوبہ کو دیکھنا ڈوبتی ہوئی یا جلی ہوئی جوان عورت کو گود میں لے کر بچانا وغیرہ لیکن دونوں صورتوں میں مقصد ونیتوں میں بڑا فرق ہے فلموں میں عورتوں کو صرف اسی لئے پیش کیا جاتا ہے کہ لطف اندوز

ہو جائے اور عورتوں کے جسم کو مختلف زاویے سے دیکھ کر شہوانی خواہشوں کی تسکین کی جائے نتیجے کے طور پر حقیقی زنا کی جانب میلان بڑھتا ہے نگاہوں کی پاکیزگی جاتی رہتی ہے اور نامحرموں کو تاک جھانک کی عادت پڑتی ہے جس نظر کو کنٹرول کرنے کا حکم ہے شتر بے مہار ہو جاتی ہے اور فواحش ومنکرات کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں عورتوں کو ٹی وی اور فلموں کی اسکرین پر جس طرح بے حجاب، نیم برہنہ اور قریب العریاں دکھایا جاتا ہے وہ انتہائی خطرناک اور حد درجہ فحش ہوتا ہے جب کہ شریعت مردوں اور خواتین کے لئے ستر کا حکم صادر کرتی ہے، چنانچہ مردوں کے ستر سے متعلق حکم ہے جو کچھ گھٹنے کے اوپر ہے وہ چھپانے کے لائق ہے اور جو کچھ ناف سے نیچے ہے وہ چھپانے کے لائق ہے عورتوں کے متعلق ستر کا حکم ہے جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہئے سوائے چہرے اور کلائی تک جوڑ ہاتھ کے۔ یہ حکم مردوں اور عورتوں کے لئے عام ہے ستر کا یہ حصہ ایک دوسرے کے سامنے کھولنا حرام ہے بجز شوہر وبیوی کے۔ اس سلسلے میں مزید رہنمائی کی جاتی ہے کوئی مرد کسی مرد کو، کوئی عورت کسی عورت کو برہنہ نہ دیکھے بلکہ شریعت میاں بیوی کو مزید خبردار کرتی ہے حالانکہ دونوں کا ستر ایک دوسرے کے لئے حلال ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے تو اس کو چاہئے کہ ستر کا خیال رکھے بالکل گدھے کی طرح ننگے نہ ہو جائیں اب ایک نگاہ مذکورہ آیات واحادیث پر ڈال لئے اور غور کیجئے کہ فلموں اور ٹی وی کے پردہ پر پیش ہونے والی وہ کیسی عورتیں ہیں جو نیم عریاں لباس پہن کر رقص کرتی ہیں۔ غیر مرد سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے ان سے چپک جاتی ہے اور بن سنور کر اپنے حسن کا بے حجابانہ مظاہرہ کرتی ہوئی حیا سوز حرکتیں کرتی ہیں ان کو دیکھنا وہ بھی جم کر دیکھنا کہاں کی شرافت ہے اور ایمان دار ہونے کی کیسی علامت ہے؟؟ ایسی عورتوں کے متعلق حضور اکرم ﷺ کے ارشادات پر بھی تو نظر ڈالئے: جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی رہیں اور دوسروں کو رجھائیں اور خود دوسروں پر رجھیں اور بختی اونٹ کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی بو پائیں گی۔ یہ حدیث ٹی وی اور فلم کے تحت ٹیلی کاسٹ ہونے والے جملہ پروگراموں میں شرکت کرنے والی تمام خواتین کے کردار کا پوسٹ مارٹم ہے چاہے یہ خاتون ہیروئن کا کردار نبھا رہی ہو یا خبریں پڑھ کر سنا رہی ہو پروگراموں کا خلاصہ بیان کر رہی ہو یا محو رقص یا غزل سرا ہو۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی ایسی عورت کا ہاتھ چھوئے گا جس کے ساتھ اس کا جائز تعلق نہ ہو تو اس کی ہتھیلی پر قیامت کے روز انگار رکھا جائے گا حضرات! سنیما کے فیچر فلمیں ہوں یا ٹی وی کے سیریل سبھوں میں یہی کچھ ہو رہا ہے مردوں اور عورتوں کا فحش اختلاط ہے جسم کا تقریباً ہر عضو زنا کا مرتکب ہو رہا ہے مرد انتہائی بدکردار اور یہ عورتیں انتہائی درجے کی فاحشہ ہیں آرٹ کے نام پر معاشرہ ان کو جو عزت بخش دیں یہ عزت والے نہیں ہو سکتے۔ قرآن کا واضح اعلان ہے ' **وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین** ' عزت اللہ کے لئے ہیں اور اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے ہے۔ اس لئے ان بے حیاء مرد وعورتوں سے کسی قسم کا تعلق رکھنا ان کے فلموں کو سنیما ہال یا ٹی وی پر دیکھ کر لطف اندوز ہونا حرام ہے۔ کیونکہ حرام کاری کا دیکھنا بھی حرام ہے فلموں کی یہ آبر باختہ آرٹسٹ نہ جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی بو پائیں گی۔ مرد اور عورتوں کو قرآن نے زبان اور آواز کے فتنے سے بھی خبردار کیا ہے نظر کے بعد شیطان کا دوسرا تیر زبان ہے آواز

میں حلاوت، لہجے میں لگاوٹ اور آنداز گفتگو میں مٹھاس دل کے چور ہو سکتے ہیں۔"ان تقین فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض وقلن قولاً معروفاً" اگر تمہارے دل میں خوف ہے تو دبی زبان سے بات نہ کرو جس شخص کے دل میں (بدنیتی) کی بیماری ہو وہ تم سے امیدیں وابستہ کرے گا بات کرو سیدھے سادے طریقے سے کرو جس بدنیتی اور اس سے پیدا شدہ ناجائز امیدوں کو ختم کرنے کی بات کی جا رہی ہے وہی سب کچھ فلموں کی خواتین، فن کاری آرٹ اور خصوصیات ہیں جن کی بنیاد پر ان کا انتخاب عمل میں آتا ہے ٹی وی پر پیش ہونے والے تمام پروگراموں کا اگر غیر جانب داری سے جائزہ لیا جائے اور آرٹ وفن کا بھوت سوار نہ ہو تو ہر شخص نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ اس میں بے حیائی اور فاحشات کا بول بالا ہے خواہ جو بھی فائدے ہوں سورۃ نور کی یہ آیت ملاحظہ فرمائیے۔"ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا والاخرة" ترجمہ: جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے گروہ میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔انتہائی غور کرنے کا مقام ہے کہ ٹی وی کے جملہ پروگراموں کو سجے سجائے کمروں میں اپنے اہل وعیال اور دیگر احباب کے ساتھ، دیکھنا، تفریح، وتعلیم وتربیت کے نام پر لطف اندوز ہونا کس قماش کا فعل ہے۔یقیناً کھلی ہوئی بے حیائی اور فاحشات کی اجتماعی طور پر اشاعت اور فروغ میں عملی طور پر شرکت کرنی ہے جب کہ اس میں شامل لوگوں کے لئے دنیا وآخرت دونوں میں دردناک سزا تجویز کی گئی ہے ان تمام حقائق سے نظریں چرا کر ٹی وی کی تفریح میں مست رہنے والے اہل ایمان کے بارے میں آپ کا فیصلہ ہوگا؟ آیئے اس آیت کی بھی تلاوت کرلیں:"ولا یضربن بارجلهن لیعلم ما یخفین من زینتهن" اور اپنی پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے ٹی وی پر خوبصورت رقاصاوں کے ہوشربا رقص کے مناظر مختلف، سازوں اور طبلوں کی تھاپ پر قدموں سے بندھے گھنگرو کی جھنکاریں اور دنیا جہان کے بے شمار رقصوں میں فنکاروں کے قدموں سے ترتیب شدہ آہٹوں اور صداوں کو آپ کس خانے میں فٹ کریں گے؟ فیچر فلموں اور ٹی وی کی سیریل فلموں کے متعلق عام طور پر دلائل پیش کئے جاتے ہیں کہ ان کہ کہانیاں سبق آموز ہوتی ہیں ان میں سماجی مسائل کو پیش کر کے ان کا حل دیا جاتا ہے اچھوں کا اچھا انجام اور بروں کو برا انجام دکھایا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ان دلائل میں کوئی وزن نہیں ہے اس لئے کہ برائی کو برائی سے ختم نہیں کیا جا سکتا ہے چوری کی خرابی بتانے کے لئے چوری کر کے بتانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ان مناظر کی نمائش کا مقصد کچھ اور ہی ہوتا ہے فلم ساز اچھی طرح جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے اور سنیما میں کیا چاہتے ہیں چنانچہ ریپ (زنا بالجبر) جو کہ انتہائی گھناونا فعل ہے اس کی خرابی سے ہر کوئی متفق ہے لیکن فلمی مزاج کے تحت ریپ کا منظر انتہائی مقبول عام منظر ہے۔اور فلمی کہانی ومسالے کا ضروری حصہ ہے یہ مناظر سنیما بینوں کے حیوانی وشہوانی خواہشوں کی تسکین کے لئے نکتہ عروج ہیں۔یہی وہ منتہا ہے جو پوری فلم اپنے نتیجے کے اعتبار سے مرتب کرتی ہے مسلسل ریپ کے مناظر کی منظر کشی کر کے فلم ساز ریپ کے متعلق کیا پیغام دیتا ہے؟ اخبارات ورسائل کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ریپ کے وارداتوں میں خطرناک حد تک اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہمارا نوجوان اس فلمی پیغام کو عملی طور پر انجام دے کر تفریح کے اعلیٰ منازل طے کر رہا ہے چور، ڈکیتی، ریپ کے مجرمین کے یہ بیان بھی اخبارات کی زینت بن رہے ہیں کہ یہ افعال

انہوں نے فلموں سے سیکھے ہیں ہمارے کم عمر بچے اس ماحول میں بری طرح متاثر ہو رہے ہیں اور قبل از وقت منکرات میں پھنس کر اپنا مستقبل برباد کر رہے ہیں اس موضوع پر منعقد ایک سیمینار میں ایک مقرر نے مشورہ دیا کہ بچوں کو شروع سے جنسی تعلیم دینے کا انتظام ہونا چاہئے۔ دوسرے مقرر نے ماحول کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آج بچوں سے جنسی تعلیم لی جاسکتی ہے اس لئے فلم سے اصلاح کی دلیل ایک کھلا ہوا فریب ہے جو ہر کوئی ہر کسی کو دے رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ آرٹ و فن کے نام پر بے حیائی اور حیوانیت کا ننگا ناچ ہو رہا ہے نجی گفتگو میں ایک صاحب نے فیچر فلموں اور ٹی وی کی سیریل فلموں کی زبردست وکالت کی میں نے ان سے صرف ایک سوال کیا کہ آج فلموں میں خواتین کو جس انداز سے پیش کیا جارہا ہے کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ آرٹ کے نام پر آپ کی بہن، بیوی یا بیٹی کو ہیروئین کی طرح نیم عریاں حالت میں غیر مرد کی باہوں میں جھولتے ہوئے، بوسہ بازی میں مصروف ٹی وی کے اسکرین پر دکھایا جائے؟ وہ بچارے بری طرح گھبرا گئے اور عجلت کے ساتھ بولے نہیں میں ایسا نہیں پسند کروں گا اور یہی جواب عام لوگوں کا ہے جو اپنے آپ پر آنچ آتا دیکھ کر آرٹ و فن کے تمام شیدائی بغل جھانکنا شروع کر دیتے ہیں گنتی کے چند کیچڑ اور گندگی میں کیڑوں کی مانند رہنے والوں کو چھوڑ کر سارے آرٹ و فن کے شیدائیوں کا فن سے محبت کا پر فریب نعرہ اس مقام پر ریت کے تودے کی طرح ڈھ جاتا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اس معاملے میں ہر کوئی دوہرا پیمانہ رکھتا ہے حالانکہ حق یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کریں چنانچہ معاشرے میں آج مختلف قسم کے بے شمار اخلاقی برائیاں فلموں کے صدقے میں فروغ پارہی ہیں مختلف پرچوں واخباروں میں آج کل ٹی وی مخالف مضامین میں نظر آنے لگے ہیں۔ ایک نئی ٹی وی تہذیب کا رونا رویا جارہا ہے بینائی پر ٹی وی دیکھنے کے برے اثرات سے باخبر کیا جارہا ہے۔ اور بھی دیگر خرابیاں بیان کی جارہی ہیں لیکن یہ آوازیں اتنی ہلکی اور پست ہے۔ کہ ٹی وی کے دھماکہ خیز حسن و دل کشی کے سامنے نقار خانے میں طوطی کی آواز سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ہے ماضی قریب میں برادران وطن کی مذہبی متھالوجی پر مبنی دو طویل سیریل ٹی وی پر پیش کئے گئے رامائن اور مہابھارت دونوں کو عام مقبولیت حاصل ہوئی برادران وطن نے انہیں مذہبی عقیدت اور جذبے سے دیکھا اس کی خاص بات یہ ہوئی کہ توحید و رسالت کے علم بردار مسلمانوں نے بھی تفریح کے نام پر اس کی خوب خوب پذیرائی کی آرٹ و فن کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مسلمانوں نے اس کی دید کے لئے خصوصی اہتمام کیا ان دونوں فلموں میں ہندوؤں کی خود ساختہ بھگوانوں، دیوی، دیوتاؤں کے کردار کو ان ہی نام نہاد ہیروئنوں نے نبھایا جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے ان بے حیاء اور آبرو باختہ فنکاروں نے بھگوانوں دیوی، دیوتاؤں کے کردار میں آرٹ و فن کا وہ جوہر دکھایا کہ ہندوں قوم نے ان بدکردار آرٹسٹوں کی پوجا شروع کر دی حتیٰ کہ ٹی وی سیٹوں تک کو پوج ڈالا یہاں تک تو تعجب کی زیادہ بات نہیں لیکن شرک کو گناہ عظیم سمجھنے والے مسلمانوں کی بڑی تعداد نے بھی تفریح کی اس گنگا میں نہ صرف ہاتھ دھویا بلکہ غوطہ لگایا اور ایک انسان کے ذریعہ خدائی کا دعویٰ کرنے والی داستان اور الف لیلیٰ و بے بنیاد شرکیہ مناظر کو پابندی سے جم کر مہینوں اور برسوں تک دیکھا اور مزید اس قماش کی فلموں کا انتظار کر رہے ہیں شرک جلی ان کھلے مظاہروں میں شرکت و پذیرائی کر کے مسلمان کیا اشاعت شرک کے مرتکب نہیں ہو رہے ہیں ذرا اس آیت پر نظر

ڈالیے"ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر ومادون ذالک لمن یشاء"حق تعالیٰ شرک کے گناہ کوتو معاف نہیں فرمائیں گے اس کے علاوہ جن کو چاہیں گے سب کچھ معاف فرمائیں گے فلموں کی حیاء سوز کرشمہ سازیوں کا سلسلہ یہی پر ختم نہیں ہوجاتا ہے بلکہ اب تو بالغوں کے لئے خاص طور پر فلمیں بنائی جارہی ہے جن میں خواتین کی جسموں پر دھجیاں باقی تھی اب انہیں بھی نوچ کر پھینکا جارہا ہے حیوانیت وشہوانیت کا شیطان بام عروج پر پہنچ کر بلوفلم (ننگی فلم) کی شکل میں قہقہہ لگارہا ہے ان فلموں میں بنت حواء کی مادرزاد برہنہ کرکے زناکاری کے مناظر پیش کئے جارہے ہیں یہ فلمیں راز داری کے ساتھ سینماہالوں،کالجوں،یونیورسٹی کے ہاسٹلوں،پرائیویٹ لاجوں،اور ہوٹلوں میں منظم طریقے سے دیکھائی جارہی ہیں وی سی آر ہیں اور وی سی پی کے ذریعے گھروں میں پہنچ کر ٹی وی اسکرین کی زینت بن رہی ہے حالانکہ ٹی وی کے دلدادہ میں ایسے شرفاء بھی بہت ہیں جو اس قسم کی فلموں کو لعنت سمجھتے ہیں لیکن ان کی بڑی تعداد نوجوان بچے سکول،کالجوں میں زیر تعلیم ہیں اس لعنت میں بری طرح گرفتار ہورہے ہیں اور والدین سے چھپ کر گھروں میں اس سے لطف اندوز ہورہے ہیں اور اپنے اخلاق وآخرت کو برباد کررہے ہیں اخبارات ورسائل کے مطابق نوجوان نسل کی بڑی تعداد اس لعنت میں ملوث ہوچکی ہے نتیجتاً زناکاری،لڑکیوں کا اغواء کرلینا اور ریپ (زنا بالجبر) کی وارداتوں میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے اگر اس سیلاب کو نہیں روکا گیا تو خدا بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوگا ٹی وی عاشقوں کو اس کا جواب سوچنا چاہیئے اقوام عالم میں بہت ساری قومیں قبل بھی اس لعنت میں گرفتار ہوچکی ہیں اور فنا کے گھاٹ اتر چکی ہیں قرآن ایسی قوموں کی بھی تاریخ بیان کرتا ہے۔حضرت لوطؑ کے قوم میں ہم جنسی کا قبیح فعل سماجی شعار بن گیا تھا یہ قوم اللہ کے عذاب سے دوچار ہوفنا ہوگئی آج اس قماش کے فلموں میں اس مکروہ فعل کو بھی زندہ کیا جارہا ہے نتیجے کے طور پر اس غیر فطری عمل کا شیطان رقص کرتا ہوا مرد اور مرد کے درمیان عورت اور عورت کے درمیان شادی کو رواج دے کر اللہ کے فرمانبردار بندوں کا منہ چڑھ رہا ہے تفریح کے زمرے میں سپورٹس کے مناظر بھی ٹی وی میں پیش ہوتے ہیں آج کل تقریباً تمام کھیلوں میں خواتین بھی مردوں کے دوش بدوش حصہ لیتی ہیں کھیل کے دوران تماشائیوں کی بھیڑ میں جہاں کہیں خوبصورت خواتین ہوتی ہیں کیمرہ ان کو ڈھونڈ نکالتا ہے اور آرٹ وفن کی اہم شرط پوری کردیتا ہے نتیجتاً تشنہ نگاہوں کی سیرابی ہوجاتی ہے اگر خواتین خود ہی کھیل رہی ہوں تو کیا کہنا کرکٹ،فٹبال،ہاکی،ٹینس،جمناسٹک،کبڈی ودیگر کھیلوں میں خواتین کا ہوشربا لباس ان کے بھاگنے،دوڑنے اچھلنے اور تھرکنے کا مسحور کن انداز اہل دل سے پوچھیئے جو ٹی وی سیویلائزیشن کے دلدادہ ہیں۔

الختصر یہ کہ تفریح کے نام پر ٹی وی کے پروگراموں میں وہی کچھ پیش کیا جاتا ہے جس سے ہر ایک مومن مرد اور مومنہ عورت کو نظر بچانے کا حکم دیا گیا ہے۔

ٹی وی برائے ذرائع بلاغ:۔

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کے بے شمار وسائل ہیں مثلاً اخبارات،رسائل،ریڈیو وغیرہ لیکن ان میں ٹی وی کو سربلندی حاصل ہے اس معاملے میں تین خصوصیات ٹی وی کو حاصل ہیں۔

1: خبروں اور حالات حاضرہ سے باخبر کرنے والی ذات کی موجودگی۔

2: ملکی وغیر ملکی حالات کی خبریں، 3: اہم خبروں حادثات ودیگر حالات کی متحرک تصاویر۔

ان تینوں کی تثلیث سے ایسی سحر انگیز فضا بنتی ہے کہ وقتی طور پر اپنا وجود گم محسوس ہوتا ہے خبر پڑھ کر سنانے والے آرٹسٹ کا انداز منفرد ہوتا ہے جو خبریں سناتا ہی نہیں بلکہ اہم خبروں حالات وواقعات کی زندہ تصاویر پیش کر کے حق الیقین کو عین الیقین میں تبدیل کر دیتا ہے ان خبروں کی ٹیلی کاسٹ کا حسن اس وقت دوبالا ہو جاتا ہے جب نیوز ریڈر کوئی خاتون ہوتی ہے جو پلکوں کو اٹھا کر اور گرا کر مترنم آواز میں خبریں سناتے ہوئے نہ صرف حالات حاضرہ کے نشیب وفراز سے واقف کراتی ہے بلکہ اپنی دل کشی اور حسن کے جلووں سے فضا کو رومان انگیز بنا کر فنکاری کا حق ادا کر دیتی ہے خبروں، حادثوں، واقعات، تقاریر، تقریبات، اور سپورٹس وغیرہ کے ٹیلی کاسٹ کے دوران کیمرہ میں اپنے کیمرہ کو صنف نازک پر مرکوز کرنا فرض وواجب سمجھتا ہے غرض کہ ذرائع ابلاغ سے متعلق تمام ٹیلی کاسٹ میں خواتین کو ترجیح دی جاتی ہے اور نگاہوں کی سیرابی کا عمدہ انتظام ہوتا ہے۔

ٹی وی برائے تعلیم وتربیت ومعلومات:۔

ٹی وی کے تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی جملہ پروگرام بھی ان مذکورہ گندگیوں سے خالی نہیں ہوتے ہیں اگر استاد مرد ہیں تو طلبہ کی حیثیت سے خواتین ولڑکیاں جلوہ گر ہوتی ہیں جن کو یکے بعد دیگرے پردے پر پیش کر کے علم میں اضافہ کرنے سے زیادہ تشنہ لبوں کی سیرابی کا انتظام ہوتا ہے چاہے کسی فنی تکنیک کی تربیت دی جارہی ہو یا یوگا کا عملی نمونہ پیش کیا جارہا ہو خواتین تمام تر رعنائیوں کے ساتھ اپنے فن کا جادو جگاتی ہے کسی ٹی وی پراگراموں کے ذریعہ تعلیم وتربیت اور معلومات کی کتنی ضرورت ہے یہ وہ جانے یا اس کی نگاہ اور اس کا دل جانے۔

ٹی وی برائے ذرائع تجارت:۔

ٹی وی تجارت کا انتہائی کامیاب اور طاقت ور میڈیا بن کر ابھرا ہے اس کے جملہ پروگراموں کے درمیان وقفے وقفے پر مختلف اشیاء کے بے شمار اشتہارات پیش کئے جاتے ہیں جو دراصل محکمہ دوردرشن کی آمدنی کا مستقل ذریعہ ہیں یہ اشتہارات اتنے گندے اور فحش ہوتے ہیں کہ خود اخبارات اور رسائل میں آئے دن ان کے خلاف احتجاج چھپتے رہتے ہیں مختلف کمپنیاں وکارخانے اپنی مصنوعات کی تشہیر کے لئے خواتین کا بے دردی سے استحصال کر رہی ہے اس دوڑ میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے میں اپنی تجوریوں کے منہ کھول کر بنت حواء کو جس طرح پامال کر رہے ہیں اس کے نمونے دیکھ کر ٹی وی کے عادی حضرات بھی تھوڑی دیر کے لئے بند کر دیتے ہیں۔ عام طور پر ان اشتہارات میں خوب صورت لڑکیاں (ماڈل گرلز) انتہائی اوچھے اور گھٹیا درجے کے حرکات وسکنات کے ذریعہ مختلف اشیاء کی خرید وفروخت کی تحریک کرتی ہے بلک کے بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں پر ٹی وی کے کلرز سرکٹ کے ذریعہ مسلسل اشتہارات کی بھرمار رہتی ہے جن میں بے حیائی اور عریانی کے ریکارڈ مستقل بنتے اور ٹوٹتے رہتے ہیں۔

ٹی وی پروگراموں کے اثرات ونتائج:۔

ٹی وی کے جملہ پروگراموں کے ذریعے جو اثرات ونتائج مرتب ہورہے ہیں وہ ہرلحاظ سے اس لائق ہیں کہ اس پر حقیقت پسندی اور ٹھنڈے دل ودماغ سے غور کیا جائے ایک جدید ٹی وی سیویلائزیشن کے طلوع ہونے کی خطرناکی کو تو آرٹ وفن کے دلدادہ بھی تسلیم کرتے ہیں اس نئی تہذیب کی بنیاد ہی نفس پرستی اور شہوت پرستی پر قائم ہے جس سے بے حیائی اور فاحشات کا دور دورہ ہورہا ہے ہماری زندگی کا معیار قرآنی احکامات اور اسوہ نبوی ﷺ نہ ہوکر نئی تہذیب کے داعی اوران کا مکروہ عمل ہوگیا ہے معیار زندگی کا سٹائل، وضع قطع رہن سہن، آرائش وزیبائش، لباس، طرز تکلم انداز گفتگو، معاملات، تعلقات غرض کہ زندگی کے تقریباً تمام گوشوں میں سنیماٹی وی سیریلوں کی چھاپ نظر آتی ہے اسلام جس تشخص کا تقاضہ کرتا ہے وہ ناپید ہوتا جارہا ہے داڑھی، ٹوپی، اور عمامہ جیسی سنتیں جن کا تعلق شناخت سے ہے نہ صرف متروک ہورہی ہے بلکہ فرسودہ وغیر مہذب سمجھی جارہی ہے یہ مسئلہ اس لئے اہم ہے کہ مسلمان اپنی شناخت چھوڑ کر غیروں سے مماثلت پر اتر آیا ہے جس کے بارے میں حدیث میں وعید آئی ہے ''ہر شخص کا حشر اس قوم کے ساتھ ہوگا جس میں وہ نظر آئے گا'' (ابوداود) مسلم خواتین کی بے حجابی انتہا کو پہنچ چکی ہے ان کا لباس ستر کی شرائط پوری نہیں کررہا ہے غیر مردوں کے ساتھ اختلاط میں اضافہ ہوتا جارہا ہے نئے نئے فیشنوں پر فضول خرچیاں ہورہی ہیں آخرت کی فکر اور ثواب وگناہ سے بے توجہی بڑھتی جارہی ہے قلوب زنگ آلودہ ہورہے ہیں الغرض ہر قسم کی خرابیاں جو ایمان وعمل کے منافی ہیں پیدا ہورہی ہیں۔

(بشکریہ ماہنامہ بینات ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ)

بسلسلہ جدید فقہی تحقیقات

جامعہ المرکز الاسلامی کی ایک اور عظیم تاریخی، تحقیقی اور علمی پیش کش

(امام ابو حنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت)

جس میں امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت، ثبوت، روایت صحابہ کرامؓ سے سماع، علم حدیث میں مقام ومرتبہ، اکابر آئمہ کے السنہ سے امام اعظمؒ کے حق میں مدحیہ اقوال اور محسنہ کلمات، امام ابوحنیفہؒ پر طعن واعتراضات کا تحقیقی جائزہ اور علمی محاسبہ، امام ابوحنیفہؒ بحیثیت ایک عظیم مصنف، مسانید تصنیفات وتالیفات، کتاب الاثار اوراس کے نسخے، تعلیقات وتشریعات، فقہ حنفی کی ترجیحات اور امتیازی خصوصیات اور موضوع سے متعلق دیگر اہم مضامین شامل ہیں۔ اہل ذوق کو اطلاعاً عرض ہے کہ کتاب محدود تعداد میں چھپی گئی پہلے سے اپنی کاپی محفوظ کرلیجئے۔

برائے رابطہ: دفتر جدید فقہی تحقیقات ڈاکخانہ جامعہ المرکز الاسلامی ڈیرہ روڈ سادات حافظ خیل بنوں پاکستان۔

فون نمبر:0928-331353 فیکس:331355

ای میل:almarkazuluislami@maktoob.com